۶۔ زیرو ناٹ آؤٹ

مشتاق احمد یوسفی

9RICE5

پہلی بات: پرانے لوگ اکثر بچّوں سے کہتے ہیں:

پڑھوگے لکھوگے بنوگے نواب کھیلوگے کودوگے تو ہوں گے خراب

مگر اب زمانہ بدل چکا ہے۔ پڑھائی کے ساتھ کھیل بھی ضروری ہے۔ یوں تو کبڈی سے لے کر فٹ بال اور ہاکی تک ایک سے بڑھ کر ایک کھیل ہیں مگر اکثر بچّوں کو کرکٹ بہت پسند ہے۔ آپ نے کرکٹ میں سچن تنڈولکر کا نام تو سنا ہوگا جنھیں حکومتِ ہند نے 'بھارت رتن' کے خطاب سے نوازا۔ اُن کا نام دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انھوں نے کرکٹ کے میدان میں رنوں کے ڈھیر لگا دیے تھے لیکن ذیل کے سبق 'زیرو ناٹ آؤٹ' میں مصنف نے ایک ایسے کھلاڑی کا ذکر کیا ہے جس نے ایک بھی رن نہیں بنایا پھر بھی 'ناٹ آؤٹ' رہا۔ ہے نا مزے کی بات!

جان پہچان: مشتاق احمد یوسفی ۴؍اگست ۱۹۲۳ء کو جے پور میں پیدا ہوئے۔ آگرہ اور علی گڑھ میں تعلیم پائی۔ ۱۹۵۰ء میں کراچی چلے گئے اور بینک میں ملازم ہوگئے۔ ان کی کئی کتابیں شائع ہوچکی ہیں جن میں 'چراغ تلے، خاکم بدہن' وغیرہ مزاحیہ مضامین کے مجموعے ہیں جبکہ 'زرگزشت' ان کی سوانح حیات ہے۔

پروگرام کے مطابق کرکٹ میچ ٹھیک دس بجے شروع ہونا چاہیے تھا مگر امپائر کا کوٹ استری ہوکر دیر سے آیا اسی لیے چھپے ہوئے پروگرام کے بجائے ساڑھے گیارہ بجے تک کھلاڑی مونگ پھلی کھاتے رہے۔ پندرہ منٹ کے بعد یہ طے پایا کہ جو ٹیم ٹاس ہارے وہی بیٹنگ کرے۔ پھر کل دار روپیا کھنکا، تالیاں بجیں، رؤمال لہرائے اور مرزا کسے بندھے بیٹنگ کرنے نکلے۔ ہم نے دُعا دی، ''خدا کرے تم واپس نہ آؤ۔''

مصیبت اصل میں یہ تھی کہ مخالف ٹیم کا لمبا تڑنگا بالر (خدا جھوٹ نہ بلوائے) پورے ایک فرلانگ سے ٹہلتا ہوا آتا، یک بارگی جھٹکے کے ساتھ رُک کر کھنکارتا، پھر نہایت تیزی سے گیند پھینکتا۔ اس کے علاوہ حالانکہ وہ صرف دائیں آنکھ سے دیکھ سکتا تھا مگر گیند بائیں ہاتھ سے پھینکتا تھا۔ مرزا کا خیال تھا کہ اس بے ایمان نے یہ چکرا دینے والی صورت انتظاماً بنا رکھی ہے۔ لیکن ایک مرزا ہی نہیں، کوئی بھی یہ اندازہ نہیں کرسکتا تھا کہ وہ گیند کیسے اور کہاں پھینکے گا، بلکہ اس کی صورت دیکھ کر کبھی کبھی تو یہ شُبہ ہوتا کہ اللہ جانے پھینکے گا بھی یا نہیں۔

مرزا کے کھیلنے کا انداز یہ تھا کہ وہ بیٹ کو پوری طاقت کے ساتھ گوپھن کی طرح گھمائے جا رہے تھے۔ تین اووَر اسی طرح خالی گئے اور گیند کو ایک دفعہ بھی بیٹ سے ہم کنار ہونے کا موقع نہیں ملا۔ مرزا کے مسکرانے کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ رَن نہ بننے کی بڑی وجہ بالر کی نالائقی سے زیادہ مرزا کے اپنے پینترے تھے۔ وہ اپنا وکٹ ہتھیلی پر لیے پھر رہے تھے۔ وہ کرتے یہ تھے کہ اگر گیند اپنی طرف آتی ہوتی تو صاف ٹل جاتے لیکن اگر ٹیڑھی آتی تو اس کے پیچھے بیٹ لے کر نہایت جوش و خروش سے دوڑتے۔ کپتان نے بُہتیرا اشاروں سے منع کیا مگر وہ دو دفعہ گیند کو باؤنڈری لائن تک چھوڑنے گئے۔

ایک اوور میں بالر نے گیند ایسی کھینچ ماری کہ مرزا کے سر سے ایک آواز (اور منہ سے کئی) نکلی اور ٹوپی اُڑ کر وکٹ کیپر کے قدموں پر جا پڑی۔ جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی۔

اس کے باوجود مرزا خوب جم کر کھیلے اور ایسا جم کر کھیلے کہ ان کی اپنی ٹیم کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جیسے ہی ان کا ساتھی گیند پر ہِٹ لگاتا، ویسے ہی مرزا اسے رن بنانے کی پُرزور دعوت دیتے اور جب وہ تین بٹے چار پچ طے کر لیتا تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر بلکہ ڈھکیل کر اپنے وکٹ کی جانب واپس بھیج دیتے۔ مگر اکثر یہی ہوا کہ گیند اس غریب سے پہلے وہاں پہنچ گئی اور وہ مفت میں رن آؤٹ ہو گیا۔ جب مرزا نے یکے بعد دیگرے اپنی ٹیم کے پانچ کھلاڑیوں اور کپتان کا اس طرح جلوس نکال دیا تو کپتان نے سختی سے تنبیہہ کر دی کہ خبردار! اب مرزا کے علاوہ کوئی رن نہ بنائے۔

لیکن مرزا نے آخری وکٹ تک ایک بھی رن بنا کے نہیں دیا۔ اس کے باوجود ان کا اسکور اپنی ٹیم میں سب سے اچھا رہا۔ اس لیے کہ رن تو کسی اور نے بھی نہیں بنائے مگر وہ سب آؤٹ ہو گئے۔ اس کے برعکس مرزا خود کو بڑے فخر کے ساتھ 'زیرو ناٹ آؤٹ' بتاتے تھے۔

'ناٹ آؤٹ!' اور یہ بڑی بات ہے۔

معنی و اشارات Glossary

- **کل دار روپیا** – مشین سے ڈھلا ہوا سکّہ Coin
- **لمبا تڑنگا** – بہت لمبا Tall and stout
- **یک بارگی** – ایک بار میں، فوراً Immediately, all at once, without supreme effort
- **فرلانگ** – فاصلے کا ایک پیمانہ، ۶۶۰ فٹ Furlong
- **گوپھن** – پتھر پھینکنے کا رسّی سے بنا ہوا پھندا Sling
- **ہم کنار ہونا** – گلے ملنا Embrace
- **ہم کنار ہونے کا موقع نہیں ملا** – یہاں مراد ہے گیند نے بیٹ کو چھوا تک نہیں The ball did not touch the bat
- **پینترا** – داؤ پیچ Stance
- **بہتیرا** – بہت، کئی طرح سے Often
- **پاؤں اُکھڑ جانا** – ہار جانا Lose
- **یکے بعد دیگرے** – ایک کے بعد دوسرا One by one
- **تنبیہہ** – تاکید Warning
- **برعکس** – اُلٹ، خلاف Contrary

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ سچن تنڈولکر کو کون سا خطاب دیا گیا؟

۲۔ مشتاق احمد یوسفی نے کہاں تعلیم پائی؟

۳۔ کرکٹ میچ وقت پر کیوں شروع نہ ہوسکا؟

۴۔ مصنّف نے مرزا کو کیا دعا دی؟

۵۔ مرزا بیٹ کو کس طرح گھُما رہے تھے؟

۶۔ ٹوپی اُڑ کر کس کے قدموں میں جا گری؟

۷۔ مرزا نے آخری وکٹ تک کتنے رن بنائے؟

۸۔ کپتان نے کیا تنبیہ کی؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ مخالف ٹیم کا بالر گیند کیسے پھینکتا تھا؟

۲۔ رن نہ بننے کی اصل وجہ کیا تھی؟

۳۔ مرزا اپنے ساتھی کھلاڑیوں کو کیسے رن آؤٹ کرا رہے تھے؟

۴۔ مرزا زیرو ناٹ آؤٹ کو فخر کی بات کیوں سمجھتے تھے؟

○ سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

Fill in the blanks.

۱۔ جو ٹیم ٹاس .... وہی بیٹنگ کرے۔

۲۔ اُس بے ایمان نے یہ چکرا دینے والی صورت .... بنا رکھی ہے۔

۳۔ کپتان نے بھتیرا .... سے منع کیا۔

۴۔ جیسے ہی ان کا ساتھی گیند پر .... لگاتا، ویسے ہی مرزا اسے رَن بنانے کی پُر زور دعوت دیتے۔

○ وجہ بتائیے۔ **Give reasons.**

۱۔ مرزا کا خیال تھا کہ اس بے ایمان نے یہ چکرا دینے والی صورت انتظاماً بنا رکھی ہے۔

۲۔ گیند کو ایک دفعہ بھی بیٹ سے ہم کنار ہونے کا موقع نہیں ملا۔

۳۔ مرزا کے سر سے ایک آواز (اور منہ سے گئی) نکلی۔

۴۔ جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی۔

۵۔ کپتان نے سختی سے تنبیہ کردی کہ خبردار! اب مرزا کے علاوہ کوئی رن نہ بنائے۔

○ 'الف' خانے کے لفظ 'ب' خانے کے کن لفظوں سے جڑتے ہیں؟ **Match the following.**

الف	ب
امپائر	زیرو ناٹ آؤٹ
مرزا	چکرا دینے والی صورت
کپتان	بغیر استری کا کوٹ
بالر	ٹیم کا سربراہ
	سختی سے تنبیہ

Power of pen زورِ قلم

کسی کبڈّی میچ کا آنکھوں دیکھا حال دس سطروں میں لکھیے۔

Dialect بول چال

○ درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

Make your own sentences using the following phrases (idioms).

ہم کنار ہونا ، پاؤں اُکھڑ جانا

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

۲۶/ جنوری کو اپنے اسکول میں ہونے والے کھیل کے مقابلوں کے انتظام کے بارے میں آپس میں بات چیت کیجیے۔